السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی شادی کی عمر کو پہنچ گئی اور اس کا کوئی ولی نہیں ہے۔ جو اس کی شادی کرائے اور نہ ہی شہر میں کوئی قاضی ہے تو کیا امیر شہر قاضی کا قائم مقام بن کر اسکا نکاح کرواسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکی کا نکاح کرانے کے لیے لوگوں میں سے سب سے زیادہ ولایت کا حقدار اس کا باپ ہے، پھر اس کے باپ کا باپ۔ یعنی دادا اوپر تک، پھر اس کا بیٹا نیچے تک، پھر اس کا سگا بھائی، پھر اس کا علاقی بھائی، پھر اس سے قریب والا اور اس قریب والا عصبات میں سے اسی قرابت پر جو ترتیب وراثت میں ہوتی ہے۔ پھر بادشاہ جس کا نائب حاکم شرعی ہوتا ہے۔ لیکن امیر تو ولی امر کی طرف سے اس کی نیابت داری امور میں ہوگی، اور قضا کے احکام نافذ کرنے میں، مذکورہ مسئلہ میں جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ امیر کو ایسی عورتوں پر ولایت کا حق نہیں ہے۔ جن عورتوں کا ولی نہیں، ان کی ولایت کا حق قاضی کو ہے جب ان کے اہل میں سے ان کا کوئی ولی نہ ہو، اور ہمارے شہروں (میں سے کوئی شہر ایسا نہیں جہاں قاضی نہ ہو، یا تو شہر میں قاضی ہے یا وہ قضا میں کسی دوسرے شہر کا تابع ہے جس میں قاضی موجود ہے۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 355

محدث فتویٰ